Script # 42

"جماعت المومنین یعنی کلیسیا"

ایتھوپیا کا حبشی خوجہ

(Music)

زیدی: نائیلہ، کیا آپ نے کام ختم کرلیا ہے۔

نائیلہ: جی زیدی۔

زیدی: تو آؤ چلیں۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔

نائیلہ: چلتے ہیں۔ مُجھے یاد کہ کل مُجھے رحا سے ملنا ہے۔ جو میرے ساتھ کام کرتی ہے لیکن یہ سوچ کر مُجھے اُلجھن ہو رہی ہے کہ اُس کا گھر بہت دُور ہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگتا ہے۔ تاریک گلیوں اور مشکل راستوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ مَیں سوچ رہی ہوں نہ جاؤں۔

زیدی: کیوں نائیلہ۔ کیا تُمہیں یاد نہیں عیسیٰ مسیح میلوں سفر کرتے تھے۔ ایک لمبا سفر کر کے اُنہوں نے سامری عورت سے گفتگو کی اور اس عورت کی وجہ سے پورا قصبہ بچ گیا۔

نائیلہ: زیدی۔ آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ مُجھے سُستی نہیں کرنی چاہیے۔ مَیں جاؤں گی۔ مَیں نے کل اُس عورت سے ملنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

زیدی: شکریہ نائیلہ۔ لیکن اَب جلدی کرو ہمیں عبادت میں وقت پر پہنچنا ہے۔

(موسیقی، دروازے کی گھنٹی بجتی ہے اور دروازہ کھلتا ہے)

ناصر: ہیلو انکل زیدی۔ آنٹی نائیلہ! آپ کا کیا حال ہے۔

نائیلہ: مَیں ٹھیک ہوں۔

زیدی: آپ سب کیسے ہیں۔ ہمیں دیر تو نہیں ہوئی۔

عادل: نہیں ۔ہم عبادت شروع کرنے ہی والے تھے۔

ندیم: خُداوند کا شکر ہو سب خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔آئیں اپنی عبادت شروع کریں۔ میرے ساتھ کتاب مُقدس بائبل میں سے نکالیں۔اعمال کی کتاب،اُس کا آٹھواں باب اور 26 تا 40 آیات پڑھیں گے۔یہ آیات ایک خوجے کے بارے میں ہیں جو ایتھوپیا کا ایک افسر تھا۔یہ آیات ہم باری باری پڑھیں گے۔شمیم آپ شروع کریں۔

شمیم: (صفحہ اُلٹنے کی آواز)

پھر خُداوند کے فرشتہ نے فلپس سے کہا کہ اُٹھ کر دکھن کی طرف اُس راہ تک جا جو یروشلیم سے غزہ کو جاتی ہے اور جنگل میں ہے۔وہ اُٹھ کر روانہ ہُوا تو دیکھو ایک حبشی خوجہ آرہا تھا وہ حبشیوں کی ملکہ کنداکے کا ایک وزیر اور اُس کے سارے خزانے کا مختار تھا اور یروشلیم میں عبادت کے لئے آیا تھا۔

عادل: وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہُوا اور یسعیاہ نبی کے صحیفہ کو پڑھتا ہُوا واپس جا رہا تھا۔رُوح نے فلپس سے کہا کہ نزدیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہو لے۔

پروین: پس فلپس نے اُس طرف دوڑ کر اُسے یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھتے سُنا اور کہا کہ جو تُو پڑھتا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے؟ اُس نے کہا یہ مُجھ سے کیوں کر ہو سکتا ہے جب تک کوئی مُجھے ہدایت نہ کرے اور اُس نے فلپس سے درخواست کی کہ میرے پاس آ بیٹھ۔

زیدی: کتاب مُقدس کی جو عبارت وہ پڑھ رہا تھا، یہ تھی کہ لوگ اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کو لے گئے اور جس طرح برہ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہوتا ہے اُسی طرح وہ اپنا منہ نہیں کھولتا۔اُس کی پست حالی میں اُس کا اِنصاف نہ ہُوا اور کون اُس کی نسل کا حال بیان کرے گا؟ کیونکہ زمین پر سے اُس کی زندگی مٹائی جاتی ہے۔

نائیلہ: خوجہ نے فلپس سے کہا مَیں تیری منت کر کے پوچھتا ہُوں کہ نبی یہ کس کے حق میں کہتا

ہے؟ اپنے یا کسی دُوسرے کے؟ فلپس نے اپنی زبان کھول کر اُسی نوشتہ سے شروع کیا اور اُسے یسوع کی خُوشخبری دی۔

اکبر: اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پر پہنچے۔ خوجہ نے کہا دیکھ پانی موجود ہے۔ اَب مُجھے بپتسمہ لینے سے کون سی چیز روکتی ہے؟

نگہت: پس فلپس نے کہا کہ اگر تُو دِل وجان سے ایمان لائے تو بپتسمہ لے سکتا ہے۔ اُس نے جواب میں کہا مَیں ایمان لاتا ہُوں کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔ پس اُس نے رَتھ کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور فلپس اور خوجہ دونوں پانی میں اُتر پڑے اور اُس نے اُس کو بپتسمہ دیا۔ جب وہ پانی میں سے نکل کر اُوپر آئے تو خُداوند کا رُوح فلپس کو اُٹھا لے گیا اور خوجہ نے اُسے پھر نہ دیکھا۔ کیونکہ وہ خُوشی کرتا ہُوا اپنی راہ میں چلا گیا۔ اور فلپس اشدود میں آ نکلا اور قیصریہ میں پہنچنے تک سب شہروں میں خُوشخبری سُناتا گیا۔

ندیم: کون اِس حصّے پر جو ہم نے پڑھا ہے، اِظہارِ خیال کرنا شروع کرے گا۔

پروین: مَیں کروں گی۔

ندیم: جی پروین۔

پروین: ایتھوپیا کا حبشی خوجہ کنداکے کی ملکہ کا وزیر تھا جو ایتھوپیا پر حکومت کرتی تھی۔ وہ اُس کے خزانے کا ذمہ دار تھا۔ جس وقت وہ فلپس سے ملا وہ یہودی تھی۔ یہی وجہ ہے بائبل مُقدس بیان کرتی ہے وہ یروشلیم کو عبادت کے لئے جا رہا تھا۔ وہ یسعیاہ نبی کی کتاب سے پڑھ رہا تھا۔ مشرقی اقوام میں بہت سے خوجے اعلیٰ عہدے رکھتے تھے اُن کے پاس اختیار اور دولت ہوتی تھی۔ بالکل فرعون کے محل کے محافظوں کی طرح جیسے فوطیفار، ساقی اور نان پز۔

ندیم: کون کچھ اور کہنا پسند کرے گا۔

زیدی: مَیں کہوں گا۔

ندیم: جی زیدی۔

زیدی: مَیں نے مُوسیٰ کی شریعت کی کتاب میں پڑھا تھا فوجوں کے لئے خُدا کے مجمع میں داخل ہونا ممنوع تھا۔ یہ اِستثنا کی کتاب میں صاف طور پر دیا گیا ہے۔ 23باب 1 آیت میں لکھا ہے''جس کے خصیئے کُچلے گئے ہوں یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ خُداوند کی جماعت میں آنے نہ پائے''۔لیکن خُدا پھر یسعیاہ نبی کے صحیفے میں اپنے مجمع میں شامل ہونے کی اِجازت دیتا ہے اور اپنے ساتھ مقام حاصل کرنے کے وعدے کرتا ہے۔اِسی لئے یسعیاہ 56باب 7 آیت میں لکھا ہے۔کیونکہ یہ ہے جو خُداوند کہتا ہے اُن خوجوں سے جو میرے سبتوں کو مانتے ہیں اور اُن کاموں کو جو مُجھے پسند ہے اختیار کرتے ہیں اور میرے عہد پر قائم رہتے ہیں۔مَیں اُن کو اپنے گھر میں اور اپنی چاردیواری کے اَندر ایسا نام و نشان بخشوں گا جو بیٹوں اور بیٹیوں سے بڑھ کر ہوگا۔مَیں ہر ایک کو اَبدی نام دُوں گا جو مٹایا نہ جائے گا۔

ندیم: بالکل یہی ہے جو خُدا نے ہمارے ساتھ اپنے بیٹے عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے کیا۔خُدا کے سامنے ہم گناہوں اور قصوروں کی وجہ سے رَد کیے جانے کے بعد صلیب پر اپنے خُداوند عیسیٰ مسیح کی موت کے وسیلے بحال ہُوئے۔

نگہت: جی ہاں،مَیں بھی اپنے گناہوں کے سبب سے خُود کو رَد کیا ہُوا محسوس کرتی تھی مگر جب مَیں نے خُدا کی محبت کو محسوس کیا اور جانا کہ جیسی مَیں ہُوں وہ مُجھے قبول کرتا ہے۔مَیں اُس کے پاس آئی۔اُس نے میری زندگی کو رَد کرنے کی بجائے قبولیت کی طرف بدل دیا۔یہی وجہ ہے مَیں آج آپ کے ساتھ ہُوں۔

ندیم: خُدا کی تعریف ہو۔ہمارا خُدا سچ مچ عظیم ہے۔

شمیم: ندیم بھائی،مَیں بھی کچھ کہنا چاہتی ہُوں۔

ندیم: جی شمیم۔

شمیم: مَیں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خُدا کی شریعت نے ایتھوپیا کے خوجہ کو خُدا کے مجمع میں ہونے کا حق نہ دیا مگر خُداوند نے خاص طور پر اُس کے مشکل گزار جنگل کی طرف یروشلیم سے غزہ جانے کے لئے حضرت فلپس کی رہنمائی کی ۔اِس کا مطلب ہے کہ خُداوند نے حضرت فلپس کو خاص طور پر اُس ایتھوپیا کے حبشی سے گفتگو کرنے اور بپتسمہ دینے وہاں بھیجا۔ کیونکہ ہم پڑھتے ہیں کہ ایتھوپیا کے حبشی کو بپتسمہ دینے کے بعد خُداوند کا رُوح حضرت فلپس کو کسی اور جگہ لے گیا اور خوجہ نے پھر دوبارہ اُنہیں نہ دیکھا۔

ندیم: یہ سچ ہے ۔خُداوند عیسیٰ مسیح ہم میں سے ہر ایک کو بھی نام لے کر ڈھونڈ رہا ہے ۔ہم اُن کے نزدیک بہت خاص اور قیمتی ہیں ۔

اکبر: خُداوند کا شکر ہو۔ہم اِتنے خاص اور قیمتی ہیں ۔کیونکہ اُسی نے ہم کو پیدا کیا ہے ۔

نائیلہ: ندیم بھائی، کیا مَیں کچھ کہہ سکتی ہوں ۔

ندیم: جی نائیلہ بہن ۔

نائیلہ: عبادت میں آنے سے پہلے مَیں زیدی کو بتا رہی تھی کہ کل مَیں نے ایک سہیلی کو مُلاقات کا وقت دے رکھا تھا جس کا نام رحا ہے ۔اور وہ ہمارے گھر سے بہت دُور تنگ و تاریک گلیوں میں رہتی ہے ۔مَیں وہاں نہیں جانا چاہتی تھی مگر زیدی نے مُجھے عیسیٰ مسیح کے بارے میں یاد دِلایا جب وہ خاص طور پر سامری عورت سے ملنے گئے ۔اور پھر ہم نے پڑھا ہے کہ کس طرح حضرت فلپس خاص طور پر ایتھوپیا کے حبشی سے ملنے گئے ۔اَب مَیں محسوس کرتی ہوں کہ خُدا نہیں چاہتا کہ ہم کوشش یا اپنے وقت کے ساتھ خودغرض ہوں ۔ بلکہ آزادی سے وقت دیں اور کوشش کریں کیونکہ وہ خُداوند کو بہت عزیز ہیں ۔

اکبر: ندیم انکل مَیں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

ندیم: جی اکبر۔

اکبر: یہ واضح ہے کہ اِتھوپیا کا خوجہ خُدا کے لئے متلاشی دِل رکھتا تھا کیونکہ وہ یروشلیم کو عبادت کے لئے جارہا تھا اور وہ اپنے رَتھ میں یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھ رہا تھا۔اِس لئے خُدا نے اُس کے ساتھ ایسا سلُوک کیا۔

ندیم: اکبر،آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔یہ ہے جو خُدا ہمیشہ ہمارے ساتھ کرتا ہے۔وہ دِل کو جانچتا ہے اور معلُوم کرتا ہے کہ آیا ہم سچ مچ اُسے چاہتے ہیں۔کیا کوئی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔

عادل: جی،مَیں کہنا چاہتا ہوں۔

ندیم: جی عادل۔

عادل: جس چیز نے میری توجہ کھینچی وہ یہ تھی کہ کس طرح حضرت فلپس رُوح کی رہنمائی میں تھے جب رُوح نے اُنہیں جنوب کی طرف جانے کو کہا۔اور پھر اُس رَتھ کے قریب جانے کو کہا۔یہی وجہ ہے کہ خُدا نے اُنہیں اِتھوپیا کے خوجہ کے لئے اِستعمال کیا۔میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی خُدا کی آواز سُننے کے لئے حساس ہونا اور اپنے آپ کو اُس کی رہنمائی کے تابع کرنا چاہئیے۔

ندیم: عادل۔یہ سچ ہے۔ہم اِس کہانی میں دیکھ سکتے ہیں کہ حضرت فلپس بہت مصروف تھے۔کیونکہ بہت سے دیہاتیوں میں بشارت کا کام کررہے تھے لیکن اُنہوں نے خود کو پاک رُوح کی رہنمائی میں دے دیا۔خواہ وہ صرف ایک آدمی کے لئے تھی نہ کہ دیہات یا لوگوں کی بڑی تعداد کے لئے۔

پروین: ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بائبل مُقدس ذِکر کرتی ہے کہ یہ حضرت فلپس ہی تھے جو اِتھوپیا کے حبشی خوجے سے ملنے کو تیار ہوگئے اور اُس سے کہا ''کیا تُم جو پڑھ رہے ہو اُسے سمجھتے بھی ہو''۔ ہمیں بھی اِردگرد کے لوگوں کی طرف پہلا قدم اُٹھانا چاہئیے۔اور اِس بات کا اِنتظار نہیں کرنا چاہئیے کہ وہ ہمارے پاس آئیں۔

ندیم: پروین بالکل دُرست۔

عادل: ندیم بھائی، کچھ اور بھی ہے جس نے میری توجہ کھینچی اور مَیں اِس کا ذکر کرنا چاہتا ہُوں۔

ندیم: جی عادل۔

عادل: جب ایتھوپیا کا خوجہ ایمان لایا تو اُس نے حضرت فلپس سے بپتسمہ دینے کو کہا۔ اِس وجہ سے اُس نے رتھ کو روکنے کا حُکم دیا اور وہ اور حضرت فلپس پانی میں اُترے۔ اور اُس نے بپتسمہ لیا۔

ندیم: عادل یہ صحیح ہے اور مَیں کچھ پانی کے بپتسمے کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا ہم سب جانتے ہیں کہ خود عیسیٰ مسیح نے حضرت یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ اِس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پانی کا بپتسمہ بہت لازمی ہے اور ہماری زندگیوں میں خُدا کے ساتھ ہمارے رشتہ کے لئے بہت اہم ہے۔ بائبل مُقدس بتاتی ہے ''جو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے وہ بچ جاتا ہے''۔ اِس کا مطلب ہے کہ بپتسمہ اور خُدا پر ایمان اہم ہیں۔ اور یہ دونوں اکٹھے چلتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ خُداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے کے بعد بپتسمہ لیا جائے۔ جب ایتھوپیا کے خوجہ نے حضرت فلپس سے کہا ''مَیں بپتسمہ کیوں نہ پاؤں''۔ حضرت فلپس نے جواب دیا، اگر تُو پورے دِل سے ایمان لائے تو تُو بپتسمہ لے سکتا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ضروری ہے ایمان لانے کے بعد بپتسمہ لیں۔

نگہت: لیکن پانی کے بپتسمہ کی اہمیت کیا ہے۔

پروین: سب سے پہلے، یہ ایک فرمانبرداری کا عمل ہے۔ کیونکہ بائبل مُقدس کہتی ہے، جو کوئی ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے نجات پاتا ہے۔ جب مَیں بپتسمہ لیتی ہُوں مَیں فرمانبردار ہو رہی ہوتی ہوں اور اپنی زندگی میں نجات کے نظریے کو مکمل کر رہی ہوتی ہوں۔ حضرت یحییٰ یعنی یوحنا بپتسمہ دینے والے نے بھی لوگوں کو بتایا کہ وہ بپتسمہ لیں۔

ناصر: مَیں بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب عیسیٰ مسیح نے بپتسمہ لیا تو رُوح اُلقدس اُن پر کبوتر کی

شکل میں نازل ہُوا اور کہا "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خُوش ہُوں"۔ یہی وجہ ہے بپتسمہ کے دوران پاک رُوح حاضر ہوتا ہے اور بہت قوت میں ہوتا ہے۔

نائیلہ: اور ہم دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے بپتسمہ پانے کے بعد اپنی بہت قوت والی اور ممسوح خدمت شروع کر دی۔ جس نے بہت سے لوگوں کو بدل دیا اور شفا دی۔

ندیم: نائیلہ بہن۔ یہ صحیح ہے۔ پانی میں بپتسمہ لینے والا شخص اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ خُداوند عیسیٰ مسیح اُس کی زندگی کا بادشاہ ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ اُس نے خُداوند عیسیٰ مسیح کو اپنا خُدا اور منجی چُن لیا ہے۔ یہ وہ صرف لوگوں کے سامنے نہیں کہتا بلکہ آسمان کے فرشتوں کے سامنے بھی کہہ رہا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے عیسیٰ مسیح کا اِقرار کرتا ہے اور پاک رُوح بڑی قوت سے حاضر ہوتا اور بپتسمہ پانے والے کو بھر دیتا ہے۔

پروین: ندیم آپ درست کہتے ہیں۔ کلامِ پاک میں لکھا ہے کہ بپتسمہ پانے کے بعد ایتھوپیا کا خوجہ خُوشی کرتا ہُوا اپنی راہ پر چلا گیا۔ اِس کا مطلب ہے کہ پاک رُوح خُوشی دیتا ہے اور بپتسمہ پانے والے کو نئی قوت عطا کرتا ہے۔

ندیم: خُدا کی تعریف ہو۔ کیا کوئی اور کچھ اِس کے علاوہ کہنا چاہتا ہے۔

شمیم: ندیم بھائی، ایک مرتبہ کوئی شخص کہہ رہا تھا کہ جب ہم بپتسمہ لیتے ہیں، دفن ہوتے ہیں۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟

ندیم: شمیم مَیں بتاتا ہوں۔ رومیوں چھٹا باب تیسری اور چوتھی آیت پڑھیں۔

شمیم: (صفحہ اُلٹنے کی آواز)

کیا تُم نہیں جانتے کہ ہم جِتنوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہُوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں سے جلایا گیا اُسی

طرح وہ بھی نئی زندگی میں چلیں ۔

ندیم: اِس کا مطلب ہے کہ بپتسمہ کے دوران ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم عیسیٰ مسیح کے ساتھ مَرتے ہیں اور اُن کے ساتھ دفن ہوتے ہیں اور جس طرح عیسیٰ مُردوں میں سے جی اُٹھے ۔ جب ہم بپتسمہ لیتے ہیں ہم بھی اپنی زندگیوں میں نئی قیامت محسوس کرتے ہیں ۔ بالکل اِس طرح جیسے آیت میں لکھا ہے ہم ایک نئی زندگی جیتے ہیں ۔ خُدا ہماری رُوحوں اور جانوں کو پھر سے نیا بنا دیتا ہے ۔

اکبر: مَیں نہیں سمجھتا تھا کہ بپتسمہ اِس قدر اہم ہے ۔ مَیں خُوش ہُوں ہم نے اِس کے بارے میں گفتگو کی ۔ اِس نے سچ مچ آنے والے دِنوں کے دوران اِس قدم کو اُٹھانے کے لئے میرا حوصلہ بڑھایا ہے ۔ مَیں محسوس کرتا ہوں کہ خُدا اُس کا حُکم ماننے کے لئے میرا حوصلہ بڑھا رہا ہے ۔ اور بپتسمہ پانے کے لئے میری حوصلہ افزائی کر رہا ہے ۔

ندیم: خُدا کی حمد ہو ۔ ایتھوپیا کے خوجے کی کہانی کے وسیلے سے اُس نے ہماری مدد کی کہ ہم اِس حقیقت کو جان سکیں کہ وہ بپتسمہ کے وسیلے سے نہ صرف ہمیں اپنے خاندان میں قبول کرتا ہے بلکہ ہمیں نئی فطرت بھی عطا کرتا ہے ۔ ہمارا خُدا سچ مچ عظیم ہے ۔ مَیں بتانا چاہتا ہُوں کہ اگلی عبادت ہم پھر پارک میں کریں گے ۔

نگہت: کیا مطلب، ندیم بھائی، عبادت پارک میں کریں گے ۔

ندیم: جی نگہت، ہم پہلے بھی بات کر چکے ہیں کہ کلیسیا ایمانداروں کا ایک گروہ ہے جو کسی بھی جگہ خُداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں اکٹھی ہو سکتی ہے ۔ اگلے ہفتے ہم پارک میں ٹکٹوں کی کھڑکی کے پاس ملیں گے ۔ خُداوند عیسیٰ مسیح آپ سب کو برکت دے ۔

تمام: آمین ۔